بہجۃ الناظرین

شرح

ریاض الصالحین

ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ

تحقیق وتخریج

فضیلۃ الشیخ ابی اسامہ سلیم بن عید الہلالی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قدوسیہ

www.KitaboSunnat.com

❾ اولیاء اللہ اور صالحین کی کرامات بھی برحق ہیں۔ اولیاء وہ ہیں جو مومن اور متقی ہیں' وہ ریا کاری سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں' جبکہ جو لوگ اپنے ولی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور خرق عادت کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے آگ میں داخل ہونا، لوہے کی گرم سلاخ وغیرہ کو ہاتھ میں لے لینا وغیرہ' تو یہ نہ کرامت ہے اور نہ ولایت۔

❾ اللہ تعالیٰ کسی کے نیک عمل کو ضائع نہیں کرتا۔

امام نووی رحمہ اللہ نے اس باب کا اختتام اس حدیث سے فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اخلاص کامیابی کی ضمانت ہے اور دین و دنیا کی کامیابی کا انحصار اخلاص پر ہے۔

٢ـ بَابُ التَّوْبَةِ

قَالَ الْعُلَمَاءُ: التَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، فَإِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالَى لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ آدَمِيٍّ؛ فَلَهَا ثَلَاثَةُ شُرُوْطٍ:

أَحَدُهَا: أَنْ يُقْلِعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ.

وَالثَّانِي: أَنْ يَنْدَمَ عَلَى فِعْلِهَا.

وَالثَّالِثُ: أَنْ يَعْزِمَ أَنْ لَا يَعُوْدَ إِلَيْهَا أَبَدًا۔ فَإِنْ فُقِدَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهُ.

وَ إِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ تَتَعَلَّقُ بِآدَمِيٍّ فَشُرُوْطُهَا أَرْبَعَةٌ: هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ، وَ أَنْ يَبْرَأَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِهَا؛ فَإِنْ كَانَتْ مَالًا أَوْ نَحْوَهُ رَدَّهُ إِلَيْهِ، وَ إِنْ كَانَتْ حَدَّ قَذْفٍ وَ نَحْوَهُ مَكَّنَهُ مِنْهُ أَوْ طَلَبَ عَفْوَهُ، وَ إِنْ كَانَتْ غِيْبَةً اسْتَحَلَّهُ مِنْهَا.

وَ يَجِبُ أَنْ يَتُوْبَ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ، فَإِنْ تَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّتْ تَوْبَتُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ، وَ بَقِيَ عَلَيْهِ الْبَاقِي. وَ قَدْ تَظَاهَرَتْ دَلَائِلُ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلَى وُجُوْبِ التَّوْبَةِ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَ تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [النور: ٣١]، وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا إِلَيْهِ﴾ [هود: ٣]، وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ [التحريم:٨]

(۲) باب: توبہ کا بیان

علماء نے کہا ہے کہ توبہ ہر گناہ سے واجب ہے' اگر گناہ کا معاملہ اللہ تعالیٰ اور بندے ہی کے درمیان ہے' کسی دوسرے بندے کے متعلق نہیں تو ایسے گناہ کے لیے توبہ کی تین شرطیں ہیں:۔

(۱) گناہ سے کنارہ کشی کرے۔

(۲) اس پر نادم ہو۔

(۳) پختہ عزم و ارادہ کرے کہ آئندہ یہ گناہ کبھی نہیں کرے گا۔

اگر ان میں سے ایک شرط بھی کم ہوئی تو توبہ صحیح نہیں ہوگی۔

اور اگر گناہ کا تعلق کسی دوسرے آدمی سے ہو تو پھر اس کی توبہ کے لیے چار شرطیں ہیں' تین تو پہلی جو بیان کی گئی ہیں اور چوتھی یہ کہ صاحب حق کا حق ادا کرے، اگر کسی کا مال وغیرہ ہو تو اسے ادا کرے، اگر کسی پر تہمت لگائی ہو تو پھر اس کی حد اپنے اوپر لگوائے یا پھر اس سے معافی مانگے اور اگر غیبت کی ہو تو اسے اس سے معاف کرائے۔

اور یہ ضروری ہے کہ وہ تمام گناہوں سے توبہ کرے' اگر وہ شخص بعض گناہوں سے توبہ کرے تو اہل حق کے نزدیک اس گناہ کے متعلق اس کی توبہ صحیح ہوگی اور جن سے توبہ نہیں کی ہوگی وہ گناہ اس کے ذمے باقی ہوں گے۔ وجوب توبہ پر کتاب و سنت کے بے شمار دلائل اور امت کا اجماع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے مومنو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔'' اور فرمایا: ''اور یہ کہ تم اپنے رب کی طرف استغفار کرو' پھر اس کی طرف رجوع کرو۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے مومنو! اللہ تعالیٰ کی طرف خالص توبہ کرو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح الآیات: توبہ ایک ایسا عمل ہے جس کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے' یہ انسان کی ابتدا اور انتہا ہے' انسان سے گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں لیکن وہ جب بھی نادم ہو کر اللہ کے حضور آ جاتا ہے اور اپنے کیے ہوئے گناہوں کی معافی مانگ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے اور توبہ کا معنی ہی یہی ہے کہ بندہ اپنے گناہوں والی زندگی سے رجوع کر لیتا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رخ موڑ لیتا ہے' وہ اس طرح سچی اور محکم توبہ کرتا ہے کہ پھر اس طرف مڑ کر بھی نہیں دیکھتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ترقی کرتا کرتا اولیاء اللہ اور متقین کے درجے پر فائز ہو جاتا ہے۔

توبہ ہر مسلمان پر فرض اور ضروری ہے' یہ فرض عین کا درجہ رکھتی ہے یعنی ہر شخص کو اپنے گناہوں کی خود معافی مانگنا ہوگی۔

اس پر قرآن وسنت سے بکثرت دلائل موجود ہیں' جیسے اس باب کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو توبہ کرنے کا حکم فرمایا ہے' جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ توبہ فرض عین ہے۔ پس جس کی توبہ قبول ہوگی اس نے فلاح وکامیابی حاصل کر لی۔ آیت میں لفظ ''لعل'' تحقیق وتاکید کے معنی میں ہے۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے استغفار کرو پھر میری طرف رجوع کرو' یعنی پہلے سابقہ گناہوں کی بخشش طلب کرو اور آئندہ ہونے والے گناہوں کے بارے میں میری طرف رجوع کرو۔ اسی طرح تیسری آیت میں فرمایا کہ میری طرف خالص توبہ کرو۔

توبۃ النصوح (سچی توبہ) کے بارے میں بیس سے زیادہ اقوال ہیں' جن میں سے تین نہایت اہم اور مشترک ہیں:۔

① تمام گناہوں کی معافی طلب کرنا کہ کوئی گناہ باقی نہ رہے۔

② پختہ عزم کے ساتھ توبہ کرنا کہ آئندہ ایسی غلطی اور گناہ نہیں کروں گا۔

③ اخلاص کے ساتھ توبہ کی جائے جس میں کسی قسم کی آمیزش نہ ہو۔

پس ان تینوں چیزوں کا تعلق توبۃ النصوح سے ہے' پہلے قول کا تعلق گناہ سے ہے' دوسرے کا تعلق تائب سے ہے اور آخری کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے یعنی صدق، اخلاص اور تمام گناہ۔

بعض جاہل کہتے ہیں کہ توبۂ نصوح سے مراد نصوح نامی کوئی آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے دور میں موجود تھا' اللہ تعالیٰ نے اس جیسی توبہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس رائے کا حامل محض تفسیر وحدیث، فقہ اور معانی القرآن سے جاہل ہے۔

١٣۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! میں دن میں ستر سے زائد مرتبہ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش مانگتا اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں''۔ (بخاری)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١١/ ١٠١۔ فتح).

غريب الحديث ☆ (استغفر اللّٰہ) ''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں'' اور مغفرت کا معنی ہے گناہ سے درگزر کرنا اور اسے تبدیل کر دینا۔ گناہوں کی معافی دو طرح کی ہے:۔

(الف) ختم کر دینا' مٹا دینا جیسا کہ آپ نے فرمایا: ''گناہ کے بعد نیکی کرو' کیونکہ وہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی'' اور یہ مقام عفو ہے۔

(ب) گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دینا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ (الفرقان: ٧٠)

''پس ایسے لوگوں کی خطائیں اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے''۔ اور یہ مقام مغفرت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص ان دونوں صورتوں پر غور کرے گا تو اسے بہت لطیف سا فرق محسوس ہوگا کہ مغفرت میں عفو کی نسبت زیادہ مہربانی اور احسان ہے جبکہ انجام کے لحاظ سے دونوں میں خیر اور بشارت ہے۔

(أتوب إليه) "میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں" یعنی پکی توبہ کرتا ہوں۔ یہاں یہ اشکال پیدا ہوسکتا ہے کہ نبی ﷺ تو معصوم ہیں' ان کی توبہ واستغفار کا کیا معنی؟ اس میں کوئی اشکال نہیں' یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت رہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت کرتے ہیں' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جس مقام نبوت پر فائز کیا ہے' اس کا تقاضا ہے کہ شکر کے طور پر اس کی بہت زیادہ عبادت کی جائے لیکن وہ اتنی زیادہ عبادت کرنے کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ حق عبادت ادا نہیں ہوسکا' اس لیے وہ اپنی تقصیر کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتے ہیں۔

آدم علیہ السلام سے اس کا آغاز ہوتا ہے:

﴿فَتَلَقَّىٰٓ اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (البقرہ: ۳۷)

"پس آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی' بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

جدِ انبیاء ابراہیم علیہ السلام نے بھی اس سلسلے کو جاری رکھا اور فرمایا:

﴿رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (البقرۃ: ۱۲۸)

"اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا رحم وکرم کرنے والا ہے"۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے:

﴿فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الاعراف:۱۴۳)

"پھر جب ہوش میں آئے تو عرض کیا: بے شک آپ کی ذات منزہ ہے' میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا ہوں"۔

خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ اس قدر عبادت کرتے کہ آپ کے پاؤں میں ورم آجاتے' آپ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس قدر کیوں عبادت کرتے ہیں؟ آپ کے تو سارے گناہ معاف ہیں۔ آپ نے فرمایا: "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟" نیز آپ کی توبہ واستغفار آپ کی امت کے لیے تشریع اور ان کی تعلیم ہے جیسا کہ حضرت اغر بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کی آنے والی حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ کسی چیز کے بارے میں تاکید پیدا کرنے کے لیے قسم اٹھانا جائز ہے اگرچہ سامع کو اس بارے میں شک نہ بھی ہو۔

❷ امت کو توبہ واستغفار کی ترغیب ہے کہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف تھے اس کے باوجود آپ کثرت سے استغفار کرتے تھے۔

❸ توبہ واستغفار کثرت سے کرنے کی تاکید' کیونکہ انسان سے گناہ تو سرزد ہوتے ہی رہتے ہیں اس لیے توبہ کرنی چاہیے' تاکہ عقیدہ آخرت بھی پختہ ہوتا رہے کہ اس اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

١٤ ـ وَ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا

۱۴۔ حضرت اغر بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو اور اس سے بخشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى اللّٰهِ وَ اسْتَغْفِرُوْهُ فَإِنِّي أَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

طلب کرو، کیونکہ میں ایک دن میں سومرتبہ توبہ کرتا ہوں۔'' (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۷۰۲) (٤۲) دون قوله: ((واستغفروه)) وبزيادة ((إليه)) بعد ((في اليوم)).

فقه الحديث☆ ❶ توبہ تمام انسانوں پر واجب ہے کیونکہ امر وجوب کا تقاضا کرتا ہے اور مخاطب کسی استثناء کے بغیر تمام لوگ ہیں۔

❷ توبہ کی قبولیت کے لیے اخلاص شرط ہے جو شخص غیر اللہ کے لیے گناہ چھوڑ دے جیسے کسی کے مال کی حرص و لالچ کی وجہ سے یا لوگوں کے عار دلانے کی وجہ سے یا گناہ کرنے سے عاجز آ جانے کی وجہ سے یا پھر مخلوق کے ڈر کی وجہ سے تو ان تمام صورتوں میں توبہ قبول نہیں ہوتی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں۔ اسی لیے توبہ کی قبولیت کے لیے شرط ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔ قرآن مجید میں اس کے بہت سے دلائل ہیں مثلاً:

﴿إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا﴾ (التحريم: ۴)

''اور اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کرو (تو بہتر ہے کیونکہ) تمہارے دل کج ہو گئے ہیں''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النور: ۳۱)

''اے مومنو! تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم کامیاب ہو سکو''۔

نیز اللہ تعالیٰ کا کھلا فرمان ہے:

﴿إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ أَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ أَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (النساء: ۱۴۶)

''وہ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑا اور خاص اللہ کے فرمانبردار ہو گئے تو ایسے لوگ مومنوں کے زمرے میں ہوں گے اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو بڑا ثواب دے گا''۔

❸ استغفار کثرت سے کیا جائے اور توبہ کرنے میں جلدی کی جائے۔

۱۵۔ وَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيْرِهِ وَ قَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۔ حضرت ابوحمزہ انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خادم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی جنگل میں اپنا اونٹ گم کر دیا ہو اور پھر اس نے اسے پا لیا ہو۔'' (متفق علیہ)

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، وَ قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ

اور مسلم کی ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ اس کی طرف توبہ کرتا ہے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی جنگل میں اپنی سواری پر سوار ہو کر اچانک وہ سواری اس سے چھوٹ جائے اور اس پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو وہ اس سے مایوس ہو کر کسی درخت کے سائے تلے آ کر لیٹ جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِيْ وَ أَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ))

جبکہ وہ اپنی سواری سے (مکمل طور پر) مایوس ہو چکا ہو کہ اتنے میں اچانک سواری اس کے سامنے آ کھڑی ہو اور وہ اس کی مہار تھام کر خوشی کی شدت میں کہہ دے: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ شدت فرحت کی وجہ سے اس سے غلطی ہو جائے۔''

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۱۰۲۔ فتح)، ومسلم (۲۷۴۷) (۸)۔ والرواية الثانية عند مسلم (۲۷۴۷) (۷)۔

غريب الحديث☆ **(سقط على بعيره)** ''اسے اپنی اونٹنی مل جائے'' یعنی غیر ارادی طور پر اور غیر متوقع طور پر کوئی چیز مل جائے۔ اسی طرح یہ مثال ہے ''على الخبير سقطت'' کہ تم واقف کار کے پاس پہنچے۔ **(وقد أضله)** ''جس نے اسے گم کر دیا ہو'' یعنی کسی شخص کا اونٹ گم ہو گیا ہو اور اسے اس کا کوئی علم نہ ہو۔ **(بفلاة)** ''وسیع وعریض خالی میدان'' بعض نے کہا کہ ایسا میدان جہاں درخت اور پانی وغیرہ نہ ہو لیکن یہ معنی حدیث کے خلاف ہے' کیونکہ اس میں درخت کا ذکر ہے۔ **(راحلته)** ''اس کی سواری'' جس پر سواری کرتا ہو اونٹنی وغیرہ۔ **(خطامها)** ''اس کی مہار''۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کا خوش ہونا ثابت ہوتا ہے یعنی خوش ہونا اس کی صفت ہے۔ اس کی یہ صفت ویسے ہی ہے جیسے اس کی شان جلال وکمال کو لائق ہے۔ اس صفت کے اثبات سے یہ لازم نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرح خوش ہوتا ہے' کیونکہ مخلوق تو کہیں کامیابی ملنے پر خوش ہوتی ہے تو کہیں نقصان کے پورا ہو جانے پر خوش ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی خوشی اور ایسے مواقع سے منزہ ہے۔ اسی لیے بعض لوگوں نے اس صفت میں بھی تاویل کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ ''اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے'' اس سے مراد اس کی رضا اور توبہ جلدی قبول کرنا ہے۔

یہ تاویل باطل ہے' کیونکہ اس طرح خالق کی صفت مخلوق سے متشابہ ہو جاتی ہے جبکہ انہیں یہ معلوم ہے کہ مخلوق کی صفت خالق کے لیے محال ہے' اس لیے انھوں نے اس صفت خوشی کو معطل سمجھا اور اس میں تاویل کی۔ یہ بات اچھی طرح معلوم ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت کے بارے میں کوئی بات کرنا اس کی تمام صفات کے بارے میں بات کرنے کے مترادف ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان ان صفات کے وجود پر ایمان ہے جبکہ اس کی کیفیت کے بارے تو معلوم ہی نہیں کہ وہ کیسے ہے۔ اس کی ہر صفت کا علم اسے ہی ہے نیز الفاظ کا مشترک ہونا ذوات کے مشترک ہونے پر دلالت نہیں کرتا ورنہ تو پھر اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کی نفی ہو جائے گی۔ پس اس حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اب یہ خوشی اس کی اپنی شان کے مطابق ہے اور مخلوق کی خوشی اس کی اپنی حیثیت عجز کے مطابق ہے۔ لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات پر ایمان لاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی صحیح سنت سے ثابت ہیں۔ ہم قرآن وحدیث سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں جانتے اور نہ مانتے ہیں' ہم ان صفات میں تاویل نہیں کرتے بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے بیان فرمایا ہے ہم انہیں ویسے ہی تسلیم کرتے ہیں اور اس نے اپنے بارے میں جس چیز کی نفی فرمائی ہے ہم اس کی نفی کرتے ہیں اور جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا ہے ہم بھی اس بارے میں سکوت اختیار کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ أعلیٰ، أعلم، أحکم' أعز اور أجل ہے' نیز یہ صفت سنت سے ثابت ہے' لہٰذا سنت کا حکم قرآن کے حکم کی طرح واجب اتباع ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کا پتا چلتا ہے کہ وہ اس رحمت سے کس طرح گناہ گاروں کو معاف کر دیتا ہے اور ان سے درگزر فرماتا ہے نیز وہ نیکوکار اور تائب کا کیسے استقبال کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

❸ غیر ارادی طور پر کی جانے والی غلطی پر مؤاخذہ نہیں' جس طرح اس حدیث میں اس آدمی کا ذکر ہے کہ اس نے خوشی کی شدت سے ایک بہت ہی نامناسب کلمہ منہ سے ادا کر دیا' لیکن اس پر مؤاخذہ نہیں ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز پر بھروسا اور توکل کرتا ہے تو وہ سہارا عین اس وقت ٹوٹ جاتا ہے جب اس کی بہت شدید ضرورت ہوتی ہے' کیونکہ وہ آدمی اس جنگل میں ویسے ہی نہیں سو گیا تھا بلکہ اسے اپنے زادِ سفر پر بڑا بھروسا تھا' جب اس نے اس پر بھروسا اور توکل کیا تو وہ اس سے جاتا رہا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا اس پر لطف و کرم نہ ہوتا تو وہ زادِ سفر اس کے پاس واپس نہ آتا۔

۵ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے میں خیر و برکت ہے' کیونکہ جب یہ شخص اپنی اونٹنی کے ملنے سے مایوس ہو گیا اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر احسان فرمایا اور اس کی گم شدہ اونٹنی اسے واپس لوٹا دی۔

۶ کسی بات کو بہتر انداز میں سمجھانے کے لیے نبی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے قریب المعنی مثال بیان کر دینی چاہیے لیکن وہ مثال علمی ہو شرعی حدود و آداب سے متجاوز نہ ہو اور وہ عبث نہ ہو۔

۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے۔

١٦۔ وَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ، وَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۔ حضرت ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت برائی کرنے والا توبہ کر لے اور وہ دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت برائی کرنے والا توبہ کر لے (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔" (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٧٥٩).

فقه الحديث☆ ۱ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا اثبات کہ اس کے دو ہاتھ ہیں مگر وہ ایسے ہیں جیسے اس کی شان جلال و کمال کے لائق ہے اور ان کی کیفیت کے بارے میں وہی بہتر جانتا ہے' اس لیے ان پر ایمان لانا واجب ہے اور ان کے بارے میں یہ سوال نہ کرنا بھی واجب ہے کہ وہ کیسے ہیں؟ سلف صالحین کا یہی عقیدہ و مذہب ہے اور اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے فقط اس کی قدرت اور فضیلت مراد لے تو یہ معقول و منقول دلائل کے خلاف ہے۔

۲ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے۔

۳ توبہ کی قبولیت کی شروط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ وہ کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے سورج ہو جو قربِ قیامت کی نشانی ہے۔

١٧۔ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لے گا۔" (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٧٠٣).

غريب الحديث☆ (تاب الله عليه) "اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔"

فقه الحديث☆ ۱ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے' ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے' بشرطیکہ وہ توبہ حالت تمکن و اختیار میں ہو اور اس حالت سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے والا سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾

(الانعام: ۱۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس روز آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آ پہنچے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہیں آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔''

پس جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو پھر سبھی ایمان لے آئیں گے اور اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا اس کے لیے نفع مند اور مفید نہیں ہوگا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح بخاری (۸/۲۹۷ فتح) میں حدیث ہے۔

۱۸۔ وَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ)) رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ قَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ عزوجل بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرما لیتا ہے جب تک وہ حالت نزع کو نہ پہنچ جائے''۔ (ترمذی حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث☆ صحیح بشواهده۔ أخرجه الترمذی (۳۵۳۷)، وابن ماجه (۴۲۵۳)، و أحمد (۶۱۶۰ و ۶۴۰۸)، والبغوی فی ((شرح السنة)) (۱۳۰۶)، وابن حبان (۲۴۴۹)، والحاکم (۴/۲۵۷).

عبدالرحمٰن بن ثابت کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور وہ صدوق ہے اور کبھی غلطی کرتا ہے' اس کی حدیث حسن درجے کی ہے۔ حضرت ابوذر اور بشیر بن کعب کی حدیث اس کے شواہد میں سے ہے، گویا امام نووی رحمہ اللہ نے اسی لیے شرح مسلم (۱۷/۲۵) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

غریب الحدیث☆ (ما لم یغرغر) ''جب تک وہ حالت نزع کو نہیں پہنچتا'' یعنی جب تک روح حلقوم تک نہیں پہنچتی یعنی اس پر حالت نزع طاری ہونے سے پہلے۔ نزع کی حالت میں حلق سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسے مریض کسی چیز کے غرارے کرتا ہے۔ اس لیے اسے غرغرہ کہا گیا۔

فقه الحدیث☆ ❶ حالت نزع طاری ہونے پر توبہ قبول نہیں ہوتی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَی اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓئِكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا﴾ (النساء: ۱۷)

''اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آ جائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے''۔

پس جس نے موت سے پہلے توبہ کر لی تو گویا اس نے جلد توبہ کر لی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ وَ لَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا﴾ (النساء: ۱۸)

''ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آ جائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی اور ان کی بھی توبہ قبول نہیں جو کفر ہی پر مر جائیں' یہی لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

مالک بن ریب نے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

یقولون لا تبعد وهم یدفوننی — واین مکان البعد الا مکانیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ مجھے کہتے ہیں دور نہ جا! حالانکہ وہ مجھے دفنا رہے ہیں تو پھر میرے اس مکان سے دور اور کون سا مکان ہے''۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرعون کی توبہ قبول نہیں فرمائی جو اس نے غرق ہوتے وقت کی تھی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّ عَدْوًا حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝﴾

(یونس: ۹۰۔۹۲)

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم و زیادتی کے ارادے سے چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں' اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ (جواب دیا گیا) اب ایمان لاتا ہے؟ پہلے سرکشی کرتا اور مفسدوں میں داخل رہا؟ سو آج ہم تیری لاش کو بچائیں گے تاکہ تو ان کے لیے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔''

❷ اس لیے توبہ کی شروط میں سے ہے کہ آدمی اس حالت تک پہنچنے سے پہلے پہلے توبہ کر لے جس حالت میں عموماً زندگی کے آثار ختم ہو جاتے ہیں۔

۱۹۔ وَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ: اَتَیْتُ صَفْوَانَ ابْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّیْنِ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ یَا زِرُّ؟ فَقُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِمَا یَطْلُبُ، فَقُلْتُ: اِنَّهٗ قَدْ حَكَّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّیْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ، وَ كُنْتَ امْرَءًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ: هَلْ سَمِعْتَهٗ یَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ شَیْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ' كَانَ یَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا. اَوْ مُسَافِرِیْنَ. اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَّ لَیَالِیَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ' لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَ بَوْلٍ وَ نَوْمٍ. فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهٗ یَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَیْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَبَیْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهٗ جَهْوَرِيٍّ: یَا مُحَمَّدُ! فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهٖ: ((هَاؤُمُ)) فَقُلْتُ لَهٗ: وَیْحَكَ

۱۹۔ حضرت زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھنے کے لیے آیا تو انھوں نے کہا: اے زر! کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا: علم حاصل کرنے کے لیے۔ انھوں نے فرمایا: فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں' اس (علم دین) سے خوش ہو کر جو وہ حاصل کرتا ہے۔ پس میں نے کہا: پیشاب اور پاخانے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے سینے میں تردد سا ہے' چونکہ آپ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں اس لیے آپ سے مسئلہ پوچھنے کے لیے آیا ہوں' کیا آپ نے نبی ﷺ کو اس بارے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! آپ ہمیں حکم فرماتے تھے' جب ہم مسافر ہوتے کہ ہم جنابت کے علاوہ تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں' لیکن پیشاب' پاخانے اور نیند کی صورت میں (جرابوں پر مسح کرتے تھے' انہیں اتارتے نہیں تھے)۔ میں نے ان (صفوان) سے دوسرا سوال یہ کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو محبت کے بارے میں بھی کچھ کہتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! ہم ایک سفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا! فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا اَغْضُضُ. قَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اَلْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَ لَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنَ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ عَرْضِهِ اَوْ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي عَرْضِهِ اَرْبَعِينَ اَوْ سَبْعِينَ عَامًا. قَالَ سُفْيَانُ اَحَدُ الرُّوَاةِ. ((قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضَ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ وَ قَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' پس ہم آپ کے پاس ہی تھے کہ ایک دیہاتی نے باآواز بلند آپ کو آواز دی: اے محمد! رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح بلند آواز سے جواب دیا: ''ہاں! میں یہاں ہوں۔'' پس میں نے اس دیہاتی سے کہا: افسوس ہے تجھ پر! اپنی آواز پست کر' اس لیے کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں ہو اور تمہارے لیے اس طرح بلند آواز سے بولنا جائز نہیں ہے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں آواز پست نہیں کروں گا۔ اس دیہاتی نے مزید کہا: (اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے) جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی ان سے ملاقات نہیں ہوئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آدمی جس سے محبت کرتا ہے روز قیامت وہ انہی کے ساتھ ہوگا''۔ پس آپ ہم سے باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر فرمایا' جس کی چوڑائی کی مسافت چالیس یا ستر سال ہے یا فرمایا کہ اس کی چوڑائی اتنی ہے کہ ایک سوار چالیس یا ستر سال چلتا رہے۔ (اس حدیث کے) ایک راوی سفیان نے کہا (کہ آپ نے فرمایا): ''وہ دروازہ شام کی جانب ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اس روز پیدا فرمایا جب اس نے آسمان و زمین کو تخلیق فرمایا اور وہ اسی وقت سے توبہ کے لیے کھلا ہے' وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس (مغرب) سے طلوع نہ ہو (سورج جب مغرب سے طلوع ہوگا تو قیامت آجائے گی)۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: ☆ صحیح بطرقه أخرجه الترمذی (۳۵۳۵ و ۳۵۳۶)، و ابن ماجه (۴۰۷۰)، وأحمد (۴/۲۳۹۔ ۲۴۰، ۲۴۱)، والطیالسی (۲۷۶۷ ـ منحة المعبود)، والحمیدی فی مسنده (۸۸۱)، و عبد الرزاق فی ((المصنف)) (۷۹۳، ۷۹۵)، و ابن حبان (۱۸۶ ـ موارد)، والطبرانی ((الکبیر)) (۷۳۵۲، ۷۳۵۳، ۷۳۵۹، ۷۳۶۰، ۷۳۶۱، ۷۳۶۵، ۷۳۸۸)، و ابن نعیم فی ((الحلیة)) (۷/۳۰۸)، و ابن خزیمة (۱۹۳)، والبغوی فی ((شرح السنة)) (۱۳۱۵)' و ((معالم التنزیل)) (۲/۱۴۴)، و ابن جریر الطبری فی ((جامع البیان)) (۸/۷۲)، والبیهقی (۱/۲۷۶)، و ابن عدی فی ((الکامل)) (۵/۱۸۰۶).

یہ سب عاصم بن ابو نجود کے طریق سے زر بن حبیش سے اور وہ صفوان بن عسال سے روایت کرتے ہیں' شارح کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے' عاصم کے علاوہ سب راوی ثقہ ہیں وہ حسن الحدیث ہے۔ زبید الیامی نے اس کی متابعت کی ہے۔

یہ زبید بن حارث یامی ہیں جو ثقہ' ثبت اور عابد ہیں' لہٰذا حدیث صحیح ہے۔

غریب الحدیث ☆ **(ماجاء بك)** ''تم کیسے آئے ہو' یعنی تمہیں کون سی چیز یہاں لائی؟ **(ابتغاء العلم)** ''علم حاصل کرنے کے لیے۔'' (تضع أجنحتها) ''وہ (فرشتے) اپنے پَر بچھاتے ہیں'' جس سے ان پر سکینت طاری ہوجاتی ہے اور یہ طالب علم کے علم کی توقیر و اکرام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے کرتے ہیں۔ (حك في صدري) ''میرے سینے یعنی میرے دل میں شک اور تردد ہوا''۔ (الغائط) ''پاخانہ' قضائے حاجت کی جگہ' پست زمین۔'' (سفرا) جمع سافر'اس کا معنی ہے ''مسافر''۔ (خفافنا) واحد خف' موزہ و جراب وغیرہ جو انسان اپنے پاؤں پر پہنتا ہے۔ (الجنابة) ''جنابت'' اس کا لغوی معنی دوری ہے' شرع میں اس سے مراد وہ کیفیت ہے جو غسل کو واجب کر دے' خواہ وہ غسل جماع سے ہو یا انزال واحتلام کی وجہ سے اور اس کا نام جنابت اس لیے رکھا گیا کہ اس حالت میں انسان صبح کے وقت بعض عبادات سے دور رہتا ہے جبکہ وہ عام معمول میں وہ عبادت کیا کرتا تھا' اب جب تک غسل نہیں کرے گا اس عبادت سے دور رہے گا' اس لیے جنابت کا معنی ہے دوری۔ (لكن من غائط) ''لیکن پیشاب وغیرہ کی وجہ سے''، یعنی رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم مسح کی مدتِ مذکورہ میں جنابت کی وجہ سے تو موزے اور جرابیں وغیرہ اتاریں لیکن پیشاب' پاخانے یا نیند کی وجہ سے نہ اتاریں۔ (الهوى) ''محبت''۔ (أعرابي) ''دیہاتی' بدوی'' اعراب کی طرف نسبت ہے' جو دیہات اور جنگل کے رہنے والے ہوتے ہیں۔ (جهوري) ''بہت بلند آواز''۔ (نحوا من صوته) ''اس کی آواز کی طرح''، یعنی اس جیسی بلند آواز۔ (هاؤم) ''ہاں! میں یہاں ہوں''۔ (ويحك) یہ کلمہ رحم ہے اور یہ ایسے شخص کے بارے میں بولا جاتا ہے جو کسی ناگوار مسئلے سے دوچار ہو جائے' جس کا وہ مستحق نہیں۔ (اغضض من صوتك) ''اپنی آواز پست رکھ''۔ (لما يلحق بهم) ''ان کو نہیں ملا''، یعنی ان جیسے باکمال اعمال نہیں کیے۔

فقه الحديث☆ ❶ علم حاصل کرنے کی ترغیب۔

❷ اگر دین کے بارے میں کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو پھر اہل علم سے پوچھ لینا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل :۴۳)

''اگر تمہیں علم نہ ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو''۔

❸ سائل عالم سے دلیل کا مطالبہ کر سکتا ہے کہ آیا یہ مسئلہ نص سے ثابت ہے یا آپ نے اپنے اجتہاد سے بیان کیا ہے اور عالم کو چاہیے کہ اس پوچھنے سے ناراض نہ ہو' کیونکہ جو فتویٰ با دلیل ہو وہ صدق اور اخلاص پر مبنی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (البقرہ : ۱۱۱)

''کہہ دیجیے اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو''۔

❹ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے اور مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں۔ حدیث میں ''جوربین، نعلین' تساخین'' کے الفاظ ہیں' ان سب کا ایک ہی حکم ہے' اس بارے میں کتب فقہ میں تفصیل ہے' شیخ جمال الدین قاسمی رحمہ اللہ نے اس پر ایک رسالہ مرتب کیا ہے' شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے اس پر تعلیق کی ہے اور اس کی احادیث کی تحقیق و تخریج شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے کی ہے۔

❺ جرابوں پر مسح کرنا پاؤں دھونے کے قائم مقام ہے' جب پیشاب، پاخانہ یا نیند کے بعد وضو کی ضرورت ہو۔ جبکہ حدث اکبر جیسے جنابت' حیض اور نفاس وغیرہ کی کیفیت ہو تو پھر جرابوں کو اتارنا ضروری ہے۔

❻ علماء اور اہل فضل کی مجالس میں ادب کا پہلو مدنظر رہنا چاہیے اور آواز پست رکھنی چاہیے۔

❼ جاہل شخص کو حسن ادب اور اچھے اخلاق کی تعلیم دینی چاہیے۔

❽ نیک لوگوں کی مجلس اختیار کرنی چاہیے اور ان سے محبت کرنی چاہیے' کیونکہ آدمی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہوگا۔ آدمی اپنے خلیل (دوست) کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا آدمی کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے' کیونکہ محبت کی یہ حالت ہے کہ وہ محب کو اپنے طریق کی طرف کھینچ لیتی ہے اور اسے اپنی اطاعت پر لگا لیتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ صاحب (ساتھی) صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کھینچنے والا) ہوتا ہے۔

❾ اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

❿ توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیے نیز انسان کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے اور اس دن کے آنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے جب ندامت اور افسوس کسی کام نہیں آئیں گے۔

۲۰۔ وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ نَفْسًا، فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ، فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ نَفْسًا، فَهَلْ لَّهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ ، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَ مَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلَى الْاَرْضِ كَذَا وَ كَذَا، فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ، وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ. فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَ قَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ. اَيْ حَكَمًا۔ فَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهُ، فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحِ: ((فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا))

۲۰۔ حضرت ابوسعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے، پس اس نے زمین پر موجود سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک راہب (پادری) کے بارے بتایا گیا' پس وہ اس کے پاس آیا اور بتایا کہ اس (میں) نے ننانوے آدمی قتل کیے ہیں' کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس (راہب) نے کہا: نہیں' پس اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس طرح اس نے سو آدمیوں کے قتل کی تعداد کو مکمل کیا۔ اس نے پھر کسی بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک عالم کے بارے میں بتایا گیا' وہ اس کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ اس نے سو آدمی قتل کیے ہیں' کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس (عالم) نے کہا: ہاں! اور کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہو؟ ایسے کرو تم فلاں جگہ چلے جاؤ' کیونکہ وہاں کے لوگ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں' پس تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت کرو اور سنو اپنی زمین کی طرف واپس نہ آنا' کیونکہ وہ برائی کی زمین ہے۔ پس وہ اس (بستی) کی طرف روانہ ہو پڑا' ابھی آدھا سفر ہی طے کیا تھا کہ اسے موت آ گئی (اب اس کی روح قبض کرنے کے لیے) رحمت اور عذاب کے فرشتے آ گئے اور دونوں کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: وہ تائب ہو کر آیا تھا اور اللہ کی طرف دل کی توجہ سے آیا تھا (ہم اس کی روح قبض کریں گے)۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی نیکی و بھلائی کا کام کیا ہی نہیں (لہٰذا یہ جہنمی ہے)۔ پس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے اپنے درمیان حکم (فیصل) بنا لیا' اس نے کہا: دونوں زمینوں کی درمیانی مسافت کی پیمائش کرو' وہ ان دونوں میں سے جس کے قریب ہوگا وہی اس کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ: ((فَأَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي، وَ إِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَ قَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوَجَدُوهُ إِلٰى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ))، وَ فِي رِوَايَةٍ: ((فَنَأَى بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا)).

ہوگا۔ پس انھوں نے اسے ناپا تو' اس کو اس زمین کے زیادہ قریب پایا جس طرف جانے کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ لہٰذا رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح کو قبض کرلیا۔'' (متفق علیہ)

صحیح ہی کی ایک روایت میں ہے: ''وہ نیک لوگوں کی بستی کی طرف ایک بالشت قریب تھا' لہٰذا اسے اس بستی کے نیک لوگوں میں سے کردیا گیا۔''

نیز صحیح ہی کی ایک روایت میں ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو (جہاں سے وہ آرہا تھا) کہا کہ دور ہوجا اور اس زمین کو (جس طرف جا رہا تھا) کہا کہ قریب ہوجا اور پھر فرمایا کہ ان دونوں زمینوں کی درمیانی مسافت کو ناپو (جب انھوں نے ناپا) تو انھوں نے اسے نیک لوگوں کی بستی کی طرف ایک بالشت قریب پایا تو اسے بخش دیا گیا''۔ اور ایک روایت میں ہے: ''وہ اپنے سینے کے سہارے سرک کر دوسری طرف ہوگیا۔''

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۶/ ۵۱۲۔ فتح) و مسلم (۲۷۶۶).

غریب الحدیث☆ (راهب) ''پادری'' بنی اسرائیل کے عابدوں میں سے ایک عابد۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کے بعد کا ہے' کیونکہ سورۂ حدید میں ہے کہ رہبانیت کی بدعت ان کے بعد ایجاد ہوئی۔ (من یحول) ''کون حائل ہوسکتا ہے؟'' (نصف الطریق) ''آدھی مسافت''۔ (أدنی) ''زیادہ قریب''۔ (فَنَأَى بِصَدْرِه) ''وہ سینے کے سہارے سرک کر دوسری طرف ہوگیا'' یعنی موت کی تکلیف کے باوجود بڑی مشکل سے سرک کر اس طرف ہوگیا۔

فقہ الحدیث☆ ❶ نبی ﷺ نے وعظ و نصیحت میں بڑی حکمت سے مثالیں بیان کیں' کیونکہ دل اس بات کی طرف میلان رکھتے ہیں اور اسی کی اقتدا کرتے ہیں جو ان سے میل اور تعلق و نسبت رکھتی ہو۔

❷ بنی اسرائیل کی روایات بیان کرنا جائز ہے' کیونکہ ان میں عجائب ہیں لیکن ہم ان کی تصدیق کریں گے نہ تکذیب' سوائے اس کے جس کی نبی ﷺ نے تصدیق یا تکذیب کی ہو۔

❸ انسان میں خیر اور بھلائی فطری طور پر ودیعت ہے جب کہ شر اور برائی اس نفس میں داخل کرنی پڑتی ہے اور جب نیکی اور برائی کا ٹکراؤ ہوتو انسان میں نیکی اختیار کرنے اور اس پر استقامت اختیار کرنے کی استعداد ہوتی ہے۔

❹ عالم کو کم عبادت کے باوجود جاہل پر اس کی زیادہ عبادت کے باوجود فضیلت حاصل ہے' کیونکہ جاہل عابد بعض اوقات برائی کا شکار ہوتا ہے جبکہ وہ اپنے خیال میں سمجھتا ہے کہ وہ اچھا کام کررہا ہے' اس طرح وہ خود بھی ہلاک ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص دعوت و اصلاح کا بیڑا اٹھائے اسے شرعی علم سے واقفیت ہونی چاہیے ورنہ اس کا نقصان اس کے فائدے سے زیادہ ہوگا۔

❺ عالم نورِ حق کے ذریعے راہنمائی کرتا ہے اور علم کے ذریعے ہدایت کی توفیق ملتی ہے جو فائدہ پہنچاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ۷ عالم اور داعی کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف اس انداز سے بلائے کہ انہیں خوشخبری بھی سنائے' انہیں نفرت نہ دلائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت سے مایوس ہو جائیں۔
- ۸ تمام گناہوں کے لیے خواہ وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ' توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور سچے دل سے توبہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔
- ۹ فرشتے بنی آدم کے ساتھ مقرر ہیں اور ان کا اجتہاد انسان کے مطیع ہونے یا عاصی و گناہگار ہونے میں مختلف ہو سکتا ہے اور پھر اللہ ان کے درمیان فیصلہ فرماتا ہے نیز فرشتے انسانی شکل میں آ سکتے ہیں۔
- ۹ جس بستی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو وہاں سے ایسی جگہ نقل مکانی کرنا مشروع ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو یا پھر اس بستی کے رہنے والے پہلی بستی کے رہنے والوں سے کم گناہ کرتے ہوں' نیز تائب کو اپنے احوال میں تبدیلی لانی چاہیے اور برائیوں کی جگہ اچھے اور نیک اعمال کرنے چاہییں۔
- ۱۰ اہل علم، اہل تقویٰ اور اہل صلاح کی ہم نشینی اختیار کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور شیطان کو رسوا کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔
- ۱۱ نیک لوگوں کے پاس جانے میں مشقت برداشت کرنا سچی توبہ کی دلیل ہے۔
- ۱۲ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ہجرت کرتا ہے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ثابت ہو جاتا ہے خواہ وہ اپنی منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے اور اس کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔
- ۱۳ اختلاف کی صورت میں کسی اہلِ خرد و دانش کو فیصل مقرر کر لینا چاہیے۔
- ۱۴ جب دلائل اور احوال میں تعارض ہو اور حاکم کے پاس بہت سے دلائل ہوں تو پھر حاکم کو قرائن کی بنیاد پر ترجیح دینی چاہیے۔
- ۱۵ نیک آدمی کو فرشتوں پر فضیلت حاصل ہے' کیونکہ فرشتوں میں اختلاف کی صورت میں فرشتے نے آدمی کی صورت میں پیش ہو کر فیصلہ کیا تھا۔
- ۱۶ نیز یہ ثابت ہوا کہ جو شخص عمداً قتل کر دے تو اس کی توبہ بھی قبول ہو جاتی ہے' اگرچہ یہ حدیث سابقہ امتوں میں سے کسی شخص کے بارے میں ہے لیکن اگر اس امت کے قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے تو ہماری امت کے لیے تو بدرجہ اولیٰ ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۱۔ وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ' قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِهٖ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ. قَالَ كَعْبٌ: لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَ لَمْ يُعَاتِبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ، اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ الْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ. وَ لَقَدْ

۲۱۔ عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے اور یہ (عبداللہ) حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیٹے تھے اور ان کی راہنمائی کرتے تھے جب وہ (کعب) نابینا ہو گئے تھے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے کعب رضی اللہ عنہ کو اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو بھی جہاد کیا میں آپ سے پیچھے نہیں رہا سوائے غزوۂ تبوک کے' اگرچہ میں غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہا تھا لیکن اس میں پیچھے رہ جانے والے کسی ایک پر بھی ناراضی کا اظہار نہیں کیا گیا تھا' اس لیے کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام قریش کے ایک قافلے کے تعاقب میں نکلے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے دشمنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَ إِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا. وَ كَانَ مِنْ خَبَرِيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللّٰهِ! مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ، وَ اسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَ مَفَازًا، وَاسْتَقْبَلَ عَدَدًا كَثِيْرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ، وَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَثِيْرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ. قَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى بِهٖ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِنَ اللّٰهِ، وَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ، وَ طَفِقْتُ أَغْدُوْ لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُ، فَأَرْجِعُ وَ لَمْ أَقْضِ شَيْئًا، وَ أَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: أَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ إِذَا أَرَدْتُ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِيْ حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ، وَ لَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَ لَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى أَسْرَعُوْا وَ تَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، فَيَا لَيْتَنِيْ فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِيْ، فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْزُنُنِيْ أَنِّيْ

کو کسی وعدے کے بغیر ہی ایک دوسرے سے ملا دیا۔ میں عقبہ کی رات (منیٰ میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جب ہم نے اسلام پر عہدِ وفا باندھا تھا اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے اس (عقبہ کی رات) کی جگہ بدر کی حاضری ہو' اگرچہ بدر کا چرچا لوگوں میں اس (عقبہ) سے زیادہ ہے۔ جب میں غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہا تھا' وہ واقعہ اس طرح ہے کہ میں اتنا قوی اور خوش حال کبھی نہیں تھا جتنا میں اس غزوے سے پیچھے رہ جانے کے وقت تھا' اللہ کی قسم! میرے پاس اس سے پہلے کبھی بھی دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں حتیٰ کہ اس غزوہ میں میرے پاس دو سواریاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تو اس میں کسی اور سمت کا توریہ فرماتے تھے (یعنی اصل سمت چھپاتے تھے) حتیٰ کہ یہ غزوہ تبوک ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ شدید گرمی میں کیا' سفر دور دراز اور ایسے بیابان کا تھا جہاں پانی بھی کم تھا اور مدمقابل بہت بڑا لشکر تھا' اس لیے آپ نے مسلمانوں کے معاملے کو ان کے سامنے واضح کر دیا تاکہ وہ اس کے مطابق خوب تیاری کر لیں' آپ نے سمت کا بھی تعین فرما دیا تھا جہاں آپ جانا چاہتے تھے۔ مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کثیر تعداد میں تھے اور کوئی ایسی کتاب یعنی رجسٹر نہیں تھا جس میں ان کے نام لکھ کر محفوظ کیے ہوتے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی غزوے سے غائب رہتا تو وہ یہی گمان کرتا کہ وہ آپ سے مخفی رہے گا جب تک اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور ان کا سایہ بھی خوشگوار تھا اور مجھے یہ چیزیں بڑی مرغوب تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے تیاری کی' میں بھی صبح کو آتا تاکہ آپ کے ساتھ تیاری کروں لیکن میں کچھ کیے بغیر ہی واپس چلا جاتا اور اپنے دل میں کہتا: میں اس پر پوری طرح قادر ہوں جب چاہوں گا تیاری کر لوں گا۔ پس میری یہی صورت حال رہی حتیٰ کہ باقی لوگ اپنی تیاری میں مصروف رہے۔ پس ایک روز ایسا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا أَرَى لِيْ أُسْوَةً، إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَ لَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى بَلَغَ تَبُوْكَ، فَقَالَ وَ هُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: **((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟))** فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ، وَ النَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ))** فَإِذَا هُوَ أَبُوْخَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَ هُوَ الَّذِيْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ، فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَ أَقُوْلُ: بِمَ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَ أَسْتَعِيْنُ عَلَى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَأْيٍ مِنْ أَهْلِيْ، فَلَمَّا قِيْلَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّيْ لَمْ أَنْجُ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَادِمًا، وَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ يَعْتَذِرُوْنَ إِلَيْهِ وَ يَحْلِفُوْنَ لَهُ، وَ كَانُوْا بِضْعًا وَ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَ بَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَ وَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى حَتَّى جِئْتُ. فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: **((تَعَالَ))** فَجِئْتُ أَمْشِيْ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِيْ: **((مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ!))** قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

ساتھ جہاد کے لیے روانہ ہوگئے اور میں نے اپنی تیاری کے بارے میں کچھ بھی نہ کیا تھا۔ میں پھر صبح کو آیا اور واپس چلا گیا لیکن کوئی فیصلہ نہ کر پایا۔ پس یہ کیفیت دراز ہوتی گئی اور صحابہ کرام تیزی سے آگے بڑھتے گئے اور جہاد کا معاملہ بھی آگے بڑھتا گیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں بھی سفر کا آغاز کروں گا اور انہیں جا ملوں گا' کاش! میں ایسا کر لیتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے چلے جانے کے بعد جب میں لوگوں کی طرف آتا تو مجھے بس وہی لوگ نظر آتے جو اپنے نفاق کی وجہ سے مطعون تھے یا وہ لوگ نظر آتے جو ضعیف تھے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں معذور تھے۔ پس یہ صورت حال مجھے محزون و مغموم کر دیتی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد نہیں فرمایا حتیٰ کہ آپ تبوک پہنچ گئے' آپ تبوک میں صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے تو آپ نے فرمایا: ''کعب بن مالک نے کیا کیا؟'' بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کی دو چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے نے اسے روک لیا ہے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا: تم نے برا کہا' اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم نے تو اس میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے' اتنے میں آپ نے ایک سفید پوش شخص کو ریگستان سے آتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''ابوخیثمہ ہو۔'' پس وہ ابوخیثمہ انصاری ہی تھے' جنھوں نے ایک صاع کھجور صدقہ کیا تو منافقوں نے انہیں طعنہ دیا تھا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھ پر غم طاری ہونے لگا اور میں جھوٹ کے بارے میں سوچ بچار کرنے لگا اور میں کہتا کہ میں کل آپ کی ناراضی سے کیسے بچوں گا؟ میں نے اس بارے میں اپنے گھر کے ہر عقلمند شخص سے مدد کی درخواست کی۔ اور جب یہ کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اب تشریف لانے والے ہیں تو تمام باطل خیالات مجھ سے زائل ہوگئے حتیٰ کہ میں سمجھ گیا کہ میں آپ سے اس طرح کی کسی چیز کے ذریعے بچ نہیں سکوں گا تو پھر میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ! اِنِّي وَاللّٰهِ! لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّي سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ؛ لَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا، وَ لٰكِنَّنِيْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَ اِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاللّٰهِ! مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ، وَ اللّٰهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَ لَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ.

قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ**))، وَ سَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ، فَقَالُوْا لِيْ: وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا، لَقَدْ عَجَزْتَ فِيْ اَنْ لَا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَكَ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ لَقِيَهٗ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ، وَ قِيْلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيْلَ لَكَ، قَالَ قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوْا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ وَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ؟ قَالَ: فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ. قَالَ: فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ. وَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، قَالَ: فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ۔ اَوْ قَالَ: تَغَيَّرُوْا لَنَا۔ حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِيْ فِيْ نَفْسِيَ الْاَرْضُ، فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ اَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً. فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا

جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعتیں ادا فرماتے اور پھر لوگوں کے لیے تشریف رکھتے۔ پس جب آپ نے ایسے کرلیا تو منافق لوگ آپ کے سامنے عذر پیش کرنے لگے اور حلف اٹھانے لگے۔ یہ لوگ اسی (۸۰) سے کچھ زائد تھے۔ پس آپ نے ان کے ظاہری عذر کو قبول فرمایا اور ان سے بیعت لی' ان کے لیے مغفرت طلب کی اور ان کی اندرونی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا' حتیٰ کہ میں بھی حاضر خدمت ہوا۔ جب میں نے سلام کیا تو آپ مسکرائے جس طرح کوئی ناراض آدمی مسکراتا ہے' پھر آپ نے فرمایا: ''آگے آجاؤ۔'' میں آگے بڑھا حتیٰ کہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تجھے کس چیز نے پیچھے رکھا؟ کیا تم نے اپنی سواری نہیں خرید لی تھی؟'' وہ (کعب) بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر میں آپ کے علاوہ کسی اہلِ دنیا کی مجلس میں ہوتا تو میں کسی عذر کے ذریعے اس کی ناراضی سے بچ نکلتا' کیونکہ مجھے فصاحت و بلاغت کا بڑا ملکہ حاصل ہے' لیکن اللہ کی قسم! مجھے خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر میں آج کسی جھوٹی بات کے ذریعے سے آپ کو راضی کرلوں تو ممکن ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (صحیح صورت حال بتا کر) مجھ سے ناراض کردے اور اگر آپ سے سچی بات کردوں تو اس وجہ سے آپ مجھ سے ناراض تو ہوں گے لیکن مجھے اس میں اللہ تعالیٰ سے اچھے انجام کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے پاس کوئی عذر نہیں تھا' اللہ کی قسم! میں کبھی اتنا طاقتور اور خوشحال نہیں تھا جتنا میں اس وقت تھا جب آپ سے پیچھے رہا۔ وہ (کعب) بیان کرتے ہیں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے سچ کہا ہے پس تم یہاں سے کھڑے ہوجاؤ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ فرمادے''۔ (میں اٹھ کر چلا گیا تو) بنوسلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے پیچھے آئے اور انھوں نے مجھے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں معلوم نہیں کہ آپ نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو' تم اس چیز سے عاجز تھے کہ تم بھی غزوے سے پیچھے رہ جانے والوں کی طرح کوئی عذر پیش کردیتے اور تمہارے گناہ کی معافی کے لیے رسول اللہ ﷺ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ قَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَ اَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَ اَجْلَدَهُمْ، فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَ اَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ، وَآتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَ هُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا؟ ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِنْهُ وَ اُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ نَظَرَ اِلَيَّ، وَ اِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّيْ، حَتّٰى اِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَ أَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ! مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ لَهٗ: يَا اَبَا قَتَادَةَ! اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﷺ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَقَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَ تَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ. فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ اِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِيْ فَدَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، وَ كُنْتُ كَاتِبًا. فَقَرَاْتُهٗ فَاِذَا فِيْهِ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَ لَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَاْتُهَا: وَ هٰذِهٖ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا، حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْنِيْ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ، فَقُلْتُ: اُطَلِّقُهَا، اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا

استغفار کافی تھا۔ وہ (کعب) بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے مجھے اس قدر شدید ملامت کی کہ میں نے ارادہ کرلیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہو کر اپنے پہلے بیان کی تکذیب کر دوں' پھر میں نے ان سے پوچھا: کیا میرے جیسا معاملہ کسی اور کے ساتھ بھی پیش آیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں اسی طرح کے معاملہ میں تمہارے ساتھ دو آدمی اور بھی ہیں' انھوں نے بھی ایسے ہی کہا جیسے تم نے کہا اور انہیں بھی وہی کچھ کہا گیا ہے جو تمہیں کہا گیا ہے۔ میں نے کہا: وہ دو کون ہیں؟ انھوں نے کہا: مرارہ بن ربیع العمری اور ہلال بن امیہ الواقفی۔ انھوں نے میرے سامنے جن دو آدمیوں کا ذکر کیا وہ نیک تھے' دونوں بدر میں شریک ہوئے تھے اور ان دونوں میں میرے لیے نمونہ تھا' پس جب انھوں نے میرے سامنے ان دونوں کا ذکر کیا تو میں اپنے سابقہ موقف پر قائم رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو پیچھے رہ جانے والوں میں سے خصوصاً ہم تینوں سے کلام کرنے سے منع کر دیا۔ وہ (کعب) بیان کرتے ہیں کہ لوگ ہم سے کنارہ کش ہو گئے یا یوں فرمایا کہ لوگ ہمارے لیے بیگانے سے ہو گئے حتیٰ کہ مجھے تو زمین بھی غیر مانوس سی معلوم ہونے لگی اور میرے لیے یہ زمین بھی وہ نہیں رہی تھی جسے میں پہچانتا تھا۔ پس ہم نے اسی کیفیت میں پچاس راتیں گزاریں۔ میرے جو دوسرے دو ساتھی تھے وہ تو ہمت ہار بیٹھے اور گھروں میں بیٹھے روتے رہے جبکہ میں ان سے جوان اور قوی تھا' پس میں گھر سے باہر نکلتا' مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا' بازاروں میں چکر لگاتا لیکن صورت حال یہ ہے کہ مجھ سے کوئی بھی کلام نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا جب آپ نماز کے بعد تشریف فرما ہوتے تو آپ کو سلام عرض کرتا اور اپنے دل میں سوچتا کیا آپ سلام کے جواب میں اپنے مبارک لبوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب ہی نماز پڑھتا اور دُزدیدہ نظروں سے آپ کو دیکھتا' پس جب میں اپنی نماز میں متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف التفات کرتا تو آپ مجھ سے اعراض فرما لیتے حتیٰ کہ جب مسلمانوں کی بے رخی میرے ساتھ لمبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقْرَبْهَا، وَ أَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: اِلْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُوْنِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: لَا، وَ لٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ: إِنَّهُ وَ اللّٰهِ! مَا بِهِ مِنْ حَرَكَةٍ إِلَى شَيْءٍ، وَ وَاللّٰهِ! مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا. فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ، فَقَدْ أُذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ؟ فَقُلْتُ: لَا أَسْتَأْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَ مَا يُدْرِيْنِي مَاذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ وَ أَنَا رَجُلٌ شَابٌّ! فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، فَكَمَلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِّنْ حِيْنَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا.

ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَّا، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَ ضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُوْلُ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ! أَبْشِرْ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَ عَرَفْتُ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ. فَآذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا، فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ، وَ رَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا وَ سَعٰى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِبَلِي وَ أَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ، وَ كَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ

ہوتی گئی تو میں ایک روز ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر اندر چلا گیا' وہ میرے چچازاد اور تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھے' میں نے انہیں سلام کیا لیکن اللہ کی قسم! انھوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا' میں نے اسے کہا: اے ابوقتادہ! میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں' کیا تم میرے بارے میں نہیں جانتے "کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہا' میں نے دوبارہ قسم دے کر پوچھا تو وہ پھر بھی خاموش رہا' میں نے تیسری بار پھر قسم دے کر پوچھا تو اس نے صرف اتنا کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو پڑے' میں واپس مڑا اور دیوار پھاند کر باہر چلا آیا' میں مدینے کے بازار میں جا رہا تھا کہ میں نے اہلِ شام کے نبطیوں میں سے ایک نبطی کو جو مدینے میں غلہ بیچنے کے لیے آیا تھا' یہ کہتے ہوئے سنا کہ کعب بن مالک کے بارے میں مجھے کون بتائے گا؟ لوگ میری طرف اشارہ کرنے لگے' حتیٰ کہ وہ میرے پاس آ گیا اور شاہِ غسان کا ایک خط مجھے دیا' میں چونکہ پڑھا لکھا تھا اس لیے فوراً پڑھا' اس میں لکھا ہوا تھا: امابعد! ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تم پر ظلم کیا ہے حالانکہ اللہ نے تمہیں ذلت اور حق تلفی والے گھر میں رہنے کے لیے نہیں بنایا' پس تم ہمارے پاس آ جاؤ' ہم تم سے پوری ہمدردی کریں گے۔ میں نے جس وقت اسے پڑھا تو میں نے کہا کہ یہ ایک اور آزمائش ہے۔ میں نے فوراً اسے تنور میں جھونک کر جلا دیا حتیٰ کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے اور (میرے بارے میں) کوئی وحی بھی نہ آئی تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک قاصد آیا' اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہیں اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ اس سے علیحدگی اختیار کرلو اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ میرے ان دونوں ساتھیوں کو بھی آپ نے یہی پیغام بھجوایا۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں رہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ فرما دے۔ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِبُشْرَاهُ، وَاللّٰهِ! مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَ اسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِّي بِالتَّوْبَةِ وَ يَقُوْلُوْنَ لِي: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ، حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَ هَنَّأَنِي، وَ اللّٰهِ! مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ، فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ. قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ: **((أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُذْ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ))** فَقُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: **((لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))** وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَ كُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَ إِلٰى رَسُوْلِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ))** فَقُلْتُ: إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ. وَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ، وَ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ، فَوَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللّٰهُ تَعَالٰى، وَ اللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا، وَ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا بَقِيَ،

قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: **﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ**

آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! ہلال تو بہت بوڑھا آدمی ہے' اس کا کوئی خادم بھی نہیں' اگر میں ان کی خدمت کروں تو کیا آپ ناپسند فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں' لیکن وہ تم سے قربت (جماع) نہ کرے۔'' اس کی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! اس میں تو کسی چیز کی طرف حرکت کی طاقت ہی نہیں اور اللہ کی قسم! جب سے یہ واقعہ ہوا ہے اس دن سے لے کر آج کے دن تک وہ تو رو رہا ہے۔ پس میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے بھی کہا کہ تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرلو جیسا کہ آپ نے ہلال بن امیہ کی بیوی کو ان کی خدمت کرنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔ میں نے کہا: میں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب نہیں کروں گا' معلوم نہیں کہ جب میں اس بارے میں آپ سے اجازت طلب کروں تو آپ کیا جواب دیں گے' کیونکہ میں تو نوجوان آدمی ہوں۔ پس اس طرح دس راتیں (مزید) گزر گئیں اور جب سے لوگوں کو ہم سے کلام کرنے سے روکا ہوا تھا اب تک ہماری پچاس راتیں مکمل ہوگئیں۔ پھر میں نے پچاسویں رات کو صبح کے وقت اپنے ایک گھر کی چھت پر نماز فجر ادا کی' پس ابھی میں اسی حال میں بیٹھا تھا جس کا ذکر اللہ نے ہمارے بارے میں فرمایا ہے کہ میرا دل گھٹنے لگا اور زمین اپنی فراخی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو چکی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑی پر چڑھا ہوا بآواز بلند کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ! اور میں اسی وقت سجدے میں گر پڑا اور میں سمجھ گیا کہ آزمائش کا وقت ختم ہوگیا اور تکلیف دور ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب نماز فجر پڑھ لی تو لوگوں کو بتایا کہ اللہ عزوجل نے ہماری توبہ قبول فرمالی' پس لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لیے آنا شروع ہوگئے۔ خوشخبری دینے والے میرے ان دو ساتھیوں کی طرف بھی گئے اور ایک شخص تیزی سے گھوڑا دوڑاتا ہوا میری طرف آیا' اور اسلم قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا میری طرف آیا اور پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا' اس کی آواز گھوڑے سے بھی زیادہ تیز تھی۔ پس جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی زبان سے میں نے خوشخبری سنی تھی تو میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿إِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾ التوبة:١١٧،١١٩]

قَالَ كَعْبٌ: وَاللّٰهِ! مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ. يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ﴾ [التوبة:٩٥،٩٦]

قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَ أَرْجَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ بِذٰلِكَ؛ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾ وَ لَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ إِيَّانَا وَ إِرْجَاؤُهٗ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ .

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: وَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ

خوشخبری سنانے کے بدلے میں اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے اللہ کی قسم! اس روز میرے پاس ان کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی میں نے دو کپڑے اُدھار لیے اور پہن کر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا قصد کر کے روانہ ہوا۔ لوگ مجھے جوق در جوق ملے اور میری توبہ کی قبولیت پر مجھے مبارکباد دیتے اور مجھے کہتے مبارک ہو' اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی حتیٰ کہ میں مسجد میں داخل ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے' طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ جلدی سے لپکے' مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی' اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ کوئی اور کھڑا نہ ہوا۔ کعب رضی اللہ عنہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی اس بات کو کبھی نہیں بھولتے تھے۔ کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا اور آپ کا چہرہ مبارک اس وقت خوشی سے دمک رہا تھا: ''تمہیں یہ دن مبارک ہو جو تمہاری زندگی کا بہترین دن ہے' جب سے تمہاری ماں نے تجھے جنم دیا ہے''۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ خوشخبری آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں' بلکہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے''۔ رسول اللہ ﷺ جب بہت زیادہ خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک اس طرح چمکتا جیسے چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور اس کیفیت سے ہم آپ کی خوشی پہچان لیتے تھے۔ جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قبولیتِ توبہ کی وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مال میں سے کچھ اپنے پاس رکھ لے یہ تیرے لیے بہتر ہے''۔ میں نے عرض کیا: میں اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف سچائی کی بدولت نجات عطا فرمائی ہے اور یہ بھی میری توبہ کا حصہ ہے کہ (میں عہد کرتا ہوں کہ) جب تک زندگی باقی ہے میں ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔ پس اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس عہد صدق کا ذکر کیا ہے میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں سے کسی پر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکعتین ثم جلس فیہ.

تعالیٰ نے سچ بولنے کے صلے میں وہ بہتر انعام فرمایا ہو جس سے اللہ نے مجھے نوازا' اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عہد صدق کیا ہے آج تک میں نے جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس موقع پر) یہ آیات نازل فرمائیں

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے نبی پر اور ان مہاجرین و انصار پر رجوع فرمایا جنھوں نے تنگی کے وقت میں اس (نبی) کی پیروی کی' بعد اس کے کہ قریب تھا ان میں سے کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر' بے شک وہ بہت شفیق اور نہایت مہربان ہے اور ان تین شخصوں پر بھی رجوع فرمایا جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اور خود ان کے اپنے نفس بھی ان پر تنگ ہوگئے اور انہیں یقین ہوگیا کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں پھر اللہ نے ان پر رجوع فرمایا تاکہ وہ توبہ کریں۔ یقیناً اللہ بہت رجوع کرنے والا نہایت مہربان ہے' اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ''۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے مجھے جب سے اسلام کی نعمت سے نوازا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جتنے بھی انعامات کیے ہیں ان میں سے سب سے بڑا انعام میرے نزدیک یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولا' جھوٹ نہیں بولا' اگر میں بھی جھوٹ بول دیتا تو میں بھی ہلاک ہو جاتا جس طرح جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب وحی نازل فرمائی تو جس طرح جھوٹ بولنے والوں کا ذکرِ شر کیا ویسے کسی کا بھی نہیں کیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''جب تم ان کی طرف لوٹ کر آؤ گے تو یہ تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے اعراض کرلو' پس ان سے اعراض فرماؤ یہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بہ سبب اس کے جو یہ کمائی کرتے رہے۔ یہ تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ' پس اگر تم ان سے راضی بھی ہوگئے تو بے شک اللہ تعالیٰ نافرمانوں سے کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راضی نہیں ہوگا''۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : ہم تینوں ان لوگوں کے معاملے سے مؤخر کر دیے گئے تھے جن کی قسموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا تھا' ان سے بیعت لے لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملے کو مؤخر فرمادیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور ان تین شخصوں پر (بھی رجوع فرمایا) جو پیچھے رہ گئے تھے''۔

اور یہ جو ہمارے پیچھے رہ جانے کا ذکر ہے' یہ ہمارا غزوے سے پیچھے رہ جانے کے بارے میں نہیں بلکہ یہ تو ہمارے اس معاملے کو ان لوگوں سے مؤخر کرنے کے بارے میں ہے جنھوں نے قسمیں اٹھائیں اور آپ کے سامنے عذر پیش کیے' جنہیں آپ نے قبول فرما لیا تھا۔ (متفق علیہ)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے روز روانہ ہوئے تھے اور آپ جمعرات کے روز ہی روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ سفر سے چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے اور جب تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے' وہاں دو رکعتیں پڑھتے اور پھر وہاں بیٹھ جاتے''۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۸/۱۱۳۔۱۱٦ ۔ فتح)، ومسلم (۲۷٦۹).

غریب الحدیث☆ **(عیر قریش)** ''قافلۂ قریش' اونٹوں کا کارواں۔ **(ورّی بغیرها)** ''اس کے علاوہ کسی اور کا توریہ فرماتے'' یعنی جس طرف جانا مقصود ہوتا اس کے علاوہ کسی اور سمت کا اظہار فرماتے۔ **(مفازا)** ''بیابان' جہاں پانی قلیل مقدار میں ہو۔ **(أهبة)** ''تیاری'' یعنی سفری ضرورتوں کے مطابق تیاری کرنا۔ **(أصعر)** ''میں جھکاؤ اور رجحان رکھتا تھا''۔ **(الجد)** ''سفری امور میں جدوجہد کرنا''۔ **(جهازی)** ''میری سفری تیاری''۔ **(تفارط الغزو)** ''غزوہ آگے بڑھتا گیا''۔ **(مغموصاً علیه فی النفاق)** ''جس شخص پر نفاق کا طعن ہو''۔ **(مبیضاً)** ''جس نے سفید لباس پہنا ہو''۔ **(یزول به)** ''حرکت کرتے ہوئے''۔ **(السراب)** ''سراب' ریگستان' جسے آدمی دور سے پانی تصور کرتا ہے۔ **(لمزه المنافقون)** ''منافقوں نے اسے طعنہ دیا''۔ جب انہوں ابوخیثمہ نے ایک صاع کھجور صدقہ کیا تو منافقوں نے انہیں طعنہ دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اس صاع سے بے نیاز ہے **(قافلا)** ''لوٹنے والے''۔ **(البث)** ''شدید غم''۔ **(أجمعت صدقه)** ''میں نے سچی بات کرنے کا ارادہ کرلیا''۔ **(المخلفون)** جو غزوہ تبوک میں جانے سے پیچھے رہ گئے تھے۔ **(البضع)** ''تین سے نو تک کی تعداد''۔ **(المغضب)** ''ناراض''۔ **(ألم تکن قد ابتعت ظهرك؟)** ''کیا تم نے اپنی سواری نہیں خرید لی تھی۔'' **(جدل)** ''فصاحت و بلاغت''۔ **(تجد علی فیه)** ''آپ اس بارے میں مجھ سے ناراض ہوں گے''۔ **(عقبی)** ''میرا انجام' اللہ تعالیٰ کا مجھ پر رجوع فرمانے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ سے راضی ہوجانے پر میرا انجام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر ہو جائے گا' ان کے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ظن ویقین میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی' پس اللہ تعالیٰ نے ان پر رجوع فرمایا اور رسول اللہ ﷺ بھی ان سے راضی ہو گئے۔ (يؤنبونني) ''وہ مجھے ملامت کرتے رہے'' یعنی مجھے میری سچائی پر ڈانٹتے رہے۔ (فمضيت) ''پس میں (اپنے سابقہ سچے موقف پر) بدستور قائم رہا''۔ (أيها الثلاثة) ''اے تینوں'' یعنی انہیں باقی لوگوں سے خصوصی طور پر الگ رکھا۔ (تنكرت لي) ''مجھے غیر مانوس (پرائی) سی لگی''۔ (فاستكانا) ''وہ دونوں ہمت ہار گئے، تھک گئے'' یعنی مرارہ بن ربیع العمری اور ہلال بن امیہ الواقفی رضی اللہ عنہما۔ (أشب القوم) ''سب سے نوجوان یعنی سب سے کم عمر''۔ (تسوّرت جدار حائط أبي قتادة) ''میں نے ابوقتادہ کے باغ کی دیوار کو پھلانگا''۔ (أنشدك بالله) ''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں'' یعنی میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ (ففاضت عيناي) ''میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو پڑے''۔ (نبطي) اہل شام میں سے ایک نبطی (کسان) کنویں سے پانی نکالنے والا۔ (مضيعة) ''حق تلفی ہونا'' یا ایسا گھر جہاں تیری حق تلفی ہو۔ (نواسك) ''ہم تجھ سے ہمدردی کریں گے''۔ (التنور) ''تندور''۔ (سجرتها) ''میں نے اسے جلادیا''۔ (استلبث الوحي) ''وحی آنے میں تاخیر ہوئی''۔ (سلع) ''مدینے کے پہاڑ کا نام'' (ركضى إلىّ فرسًا) ''اس نے میری طرف گھوڑے کو تیز دوڑایا''۔ (أتأمم) ''میں نے قصد کیا''۔ (فوجًا فوجًا) ''گروہ درگروہ''۔ (انخلع) ''میں دستبردار ہو جاؤں گا''۔ (أبلاه الله تعالٰى) ''اللہ تعالیٰ نے اس پر انعام فرمایا''۔

فقه الحديث ☆ جن تین صحابہ کرام کا معاملہ مؤخر کردیا گیا تھا' جیسا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اسے بیان فرمایا' اس میں عبرت و موعظت کے بہت سے پہلو ہیں' اس میں بہت سے فوائد اور حکمتیں ہیں اور اس کے ہر فقرے میں غور و فکر کا سامان ہے۔ اس میں امر و نہی کی اہمیت اور سمع وطاعت کی ضرورت پر بحث کی گئی ہے۔ شارح نے اس حدیث کی تشریح میں ایک الگ کتاب مرتب کی ہے جس میں دو سو سے زائد فوائد نقل کیے ہیں' ان میں سے جو زیادہ اہم ہیں' وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

1. اس امت کے لیے مال غنیمت حلال ہے جبکہ پہلی امتیں اس سے محروم تھیں۔
2. غزوۂ بدر کے موقع پر جہاد فرض عین نہیں تھا۔
3. اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس اظہار میں فخر وریا نہ ہو۔
4. بیعت عقبہ بھی ایک بہت بڑی فضیلت کا حامل عمل ہے حتیٰ کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ اسے غزوۂ بدر سے کم خیال نہیں کرتے تھے۔
5. آدمی لوگوں کی نصیحت کے لیے اپنی کمی کوتاہی بیان کرسکتا ہے۔
6. حکمت کا تقاضا ہو تو امام توریہ کرسکتا ہے۔
7. اگر کسی بات کو چھپانے سے فساد کا اندیشہ ہو تو پھر چھپانا جائز نہیں۔
8. رسول اللہ ﷺ کے دور میں کوئی مرتب ریکارڈ اور رجسٹر نہیں تھے۔ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے مدون کیا اور یہ بھی آپ ﷺ کی سنت کے مطابق تھا' جس کا آپ نے حکم فرمایا تھا۔
9. جب انسان کو نیکی اور اطاعت کا موقع میسر آئے تو اس کو بجالانے کے لیے جلدی کرنی چاہیے' اس میں تاخیر باعثِ ندامت ہو سکتی ہے۔
10. غزوۂ تبوک کے موقع پر مدینے میں یہ تین صحابہ پیچھے رہ گئے تھے یا جن کے پاس کوئی عذر تھا یا پھر جن کا نفاق معلوم تھا' باقی سب غزوے میں شریک ہوئے تھے۔
11. سفر سے واپسی پر اپنے گھر جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے گھر (مسجد) میں جانا اور وہاں دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے۔
12. رسول اللہ ﷺ منافقوں کے ظاہری اسلام کو قبول فرماتے تھے اور ان کے باطن کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے تھے۔
13. دوسروں کی عبرت اور موعظت کے لیے اور جس سے غلطی سرزد ہو اس کی تادیب کے لیے اس سے معاشرتی بائیکاٹ کرنا اور اس کے سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جواب نہ دینا جائز ہے۔

۱۴ سچائی میں نجات ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں کو سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سے انہیں وقتی طور پر تو تکلیف اٹھانا پڑی' لیکن عاقبت کے لحاظ سے وہ نجات پا گئے۔

۱۵ الفاظ کنایہ کی کوئی حیثیت نہیں جب تک قائل کی نیت نہ ہو' جیسا کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے فرمایا ''اپنے میکے چلی جاؤ'' ایسے الفاظ سے طلاق واقعہ نہیں ہوتی جب تک نیت نہ ہو۔

۱۶ خوشخبری ملنے پر سجدہ شکر کرنا مستحب ہے۔

۱۷ صحابہ کرام خیر کے پہلو تلاش کرنے میں سبقت کرتے تھے' اس لیے وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

۱۸ ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا مستحب ہے۔

۱۹ مطلق طور پر انسان کی زندگی کا وہ دن بہت ہی با برکت ہے جس روز اس کی توبہ قبول ہو جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

۲۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر نہایت شفیق و رحیم تھے' اس لیے کہ جب حضرت کعب اور ان کے دو ساتھیوں کی توبہ قبول ہوئی تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے منور ہو گیا۔

۲۱ جب انسان سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر رونا مستحب ہے۔

۲۲ نماز میں دُزدیدہ نظروں سے دیکھنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۳ دوستی اور رشتہ داری کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر قربان کر دینا چاہیے جیسا کہ حضرت ابوقتادہ نے رشتہ دار ہونے کے باوجود حضرت کعب کو سلام کا جواب نہیں دیا۔

۲۴ عورت پر اپنے خاوند کی خدمت کرنا واجب ہے۔

۲۵ اہم معاملات کے وقت لوگ اپنے امام یا کسی بڑے شخص کے پاس اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

۲۶ عاریتاً چیز لینا جائز ہے۔

۲۷ حرمت والے مہینے میں جہاد کرنا جائز ہے۔

۲۸ معصیت بھی بہت بڑا جرم ہے' حسن بصری رحمہ اللہ نے اس بارے میں متنبہ فرمایا ہے' جسے ابن ابو حاتم نے ان سے نقل کیا ہے: ''اے اللہ کے بندے! ان تینوں (کعب اور ان کے ساتھیوں) نے نہ تو حرام مال کھایا، نہ کسی کو قتل کیا اور نہ زمین میں کوئی فساد پھیلایا' اس کے باوجود انہیں کیسی تکلیف اور پریشانی سے گزرنا پڑا (وہ آپ حدیث میں پڑھ آئے ہیں کہ زمین فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی) اب اس شخص کی کیا حالت ہو گی جو فواحش اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔''

۲۹ دین اسلام کی نصرت کے لیے امام کی بیعت کرنا واجب ہے۔

۳۰ اگر کوئی شخص قادر کلام' علمی گفتگو کرنے والا' قول میں لحن (چرب زبانی وغیرہ) کی مہارت رکھتا ہو تو یہ اس کے سچا ہونے کی دلیل نہیں۔

۳۱ نماز کے بعد ذکر و اذکار اور تسبیح و تحمید کے لیے بیٹھنا مستحب ہے۔

۳۲ اللہ تعالیٰ کی قسم اور واسطہ دے کر سوال کرنا جائز ہے۔

۳۳ ہر نعمت اور فضل کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا چاہیے کیونکہ وہی اس کا اہل ہے۔

۳۴ جمعرات کے روز سفر کا آغاز کرنا مستحب ہے نیز سفر سے دن کے وقت واپس آنا مستحب ہے' جبکہ رات کے وقت گھر نہیں آنا چاہیے۔

۳۵ دین کی خاطر بائیکاٹ کرنا جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ احکامِ شرعی جو توبہ کے متعلق ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

① سچی توبہ۔

② گناہ کا اعتراف اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا نیز یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔

③ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جو کوتاہی ہو جائے اس پر ندامت کرنا۔

④ توبہ کے وقت مال میں سے مقدور بھر صدقہ کرنا۔

⑤ توبہ سابقہ گناہ مٹا دیتی ہے۔

⑥ جو شخص کسی خیر کے سبب توبہ کرے تو اسے چاہیے کہ اس سبب (مثلاً صدق) کی حفاظت کرے یہ اللہ تعالیٰ کی حرمات کی تعظیم کے سلسلے میں زیادہ بلیغ ہے جیسا کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے صدق کی حفاظت فرمائی۔

⑦ توبہ پر قائم رہنا اس کے کمال کے لیے شرط ہے اس کی صحت کے لیے شرط نہیں کیونکہ زندگی بھر گناہوں سے بچنا مقدور نہیں۔

٢٢۔ وَ عَنْ اَبِي نُجَيْدٍ۔ بِضَمِّ النُّوْنِ وَ فَتْحِ الْجِيْمِ۔ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ: ((اَحْسِنْ اِلَيْهَا، فَاِذَا وَضَعَتْ فَائْتِنِيْ)) فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ، فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: تُصَلِّيْ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ قَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَ هَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟!)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۔ حضرت ابو نجید (نون پر پیش اور جیم پر زبر) عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہو گیا ہے جس سے حد (سزا) واجب ہو جاتی ہے لہٰذا آپ اسے مجھ پر قائم فرما دیجیے۔ پس نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور اسے فرمایا: "اس سے اچھی طرح سلوک کرنا اور جب بچے کو جنم دے لے تو پھر اسے لے آنا"۔ اس نے ایسے ہی کیا (یعنی وہ اسے لے آیا) پس نبی ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اس کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گئے اور آپ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے تو زنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "یقیناً اس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہلِ مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو بھی کافی ہو جائے، کیا تم نے اس سے بھی کوئی افضل چیز دیکھی ہے کہ اس نے تو اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اپنی جان تک قربان کر دی؟" (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٦٩٦).

غريب الحديث☆ (اصبت حداً) "مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہو گیا ہے جو حد کو واجب کر دیتا ہے" اس کی مراد زنا تھی۔ (فشدت عليها ثيابها) "اس پر اس کے کپڑے باندھ دیے گئے" یعنی اس کے کپڑوں کے اطراف باندھ دیے گئے تاکہ رجم کے دوران اس کے کپڑے کھل نہ جائیں۔ (لوسعتهم) "ان کو کافی ہو جائے" یعنی ان کے گناہوں کی معافی کے لیے کافی ہو جائے۔ (أفضل) "سب سے بڑا، افضل"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جادت بنفسها لله عزوجل) ''اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی جان تک قربان کر دی۔''

فقہ الحدیث☆ ❶ مومن سے جب کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو وہ اپنے دامن کو گناہ سے صاف کرنے، تزکیہ نفس کرنے اور اس کی تطہیر کے لیے بہت جلدی کرتا ہے' خواہ اس تطہیر میں اس کی جان چلی جائے۔

❷ حدود گناہوں کی سزا ہیں' پس جس شخص پر دنیا میں حد قائم ہوگئی تو وہ آخرت کے عذاب کا کفارہ بن جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس پر رجوع فرمائے گا۔

❸ حاملہ عورت کو اس وقت تک سزائے رجم نہیں دی جائے گی جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے لے۔

٢٣۔ وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ وَادِيَانِ، وَ لَنْ يَمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ، وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں۔ اس کے منہ کو (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ اس پر رجوع فرماتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/٢٥٣۔ فتح)، ومسلم (١٠٤٩).

غريب الحديث☆ (واديا من ذهب) ''سونے کی ایک وادی'' یعنی سونے سے بھری ہوئی وادی۔ (لن یملأ فاه إلا التراب) ''اس کے منہ کو (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی'' یعنی ابن آدم دنیا کی حرص میں لگا رہے گا حتیٰ کہ اسے موت آ جائے گی اور اس کے منہ کو قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔ (ویتوب الله علی من تاب) ''اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو اس سے توبہ کرتا ہے'' یعنی اگر مال جمع کرنے والا بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی بھی توبہ قبول فرما لے گا' جس طرح وہ کسی دوسرے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

فقہ الحدیث☆ مال کو کثرت سے جمع کرنا' اس کی تمنا اور حرص کرنا مذموم ہے' کیونکہ اسے ہر طریقے اور ذریعے سے حاصل کرنے سے بخل اور شح میں اضافہ ہوتا ہے' جس سے انسان اس کے حقوق بھی ادا نہیں کرتا' لیکن حلال طریقے سے مال جمع کرنا اور ساتھ اس کے حقوق ادا کرنا مذموم نہیں۔ جیسا کہ حدیث نمبر (٦) میں اس کی وضاحت گزر گئی ہے۔

٢٤۔ وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُسْتَشْهَدُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ و تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے' ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ (قتل ہونے والا شخص) اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس (کافر) قاتل پر بھی توجہ فرماتا ہے اور وہ مسلمان ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/٣٩۔ فتح)' مسلم (١٨٩٠).

فقہ الحدیث☆ ❶ ہنسنا بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور یہ صفات افعال میں سے ہے اور یہ ویسے ہی ہے جیسے اس کے جلال و کمال کو لائق ہے' ہمیں اس کی کیفیت کا علم نہیں اور یہ صفت صرف سنت سے ثابت ہے اور صرف سنت سے ثابت ہونا بھی ایسے ہی ہے جیسے قرآن سے ثابت ہو' کیونکہ کسی حکم کے وجوب کے لحاظ سے اس میں اور قرآن میں کوئی فرق نہیں اور حدیث احکام و عقائد میں بذات خود حجت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ قرآن میں ہے: (ليس كمثله شئ) ''اس جیسی کوئی چیز نہیں'' یہاں اللہ تعالیٰ کا ہنسنا اور عام آدمی کا ہنسنا تو مشابہت رکھتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ صفات تو ایک جیسی ہیں لیکن ان کا دائرہ کار اور دائرہ اختیار مختلف ہے' اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ویسے ہی ہیں جیسے اس کے جلال و کمال کو لائق ہے' اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کی طرح اس کی اس ''ہنسنے'' کی صفت میں بھی تاویل کرے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا اور پوری جزا ہے تو یہ تاویل باطل اور سلف صالحین کے موقف کے خلاف ہے بلکہ یہ تو ''معطلہ'' کا عقیدہ ہے۔ پس بہترین راہ یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے اسے من وعن تسلیم کر لیا جائے جو بتا دیا اسے مان لیا اور جو نہیں بتایا اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے۔ ﴿سبحانك لا علم لنا إلا ما علمتنا إنك انت العليم الحكيم﴾

- اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اسلام تو سابقہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتا ہے۔
- گناہ خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو وہ سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت موجبات جنت میں سے ہے۔ ابن علان نے ''دليل الفالحين (١/٤٧٧)'' میں بیان کیا ہے کہ مصنف رحمہ اللہ نے باب کا اختتام اس حدیث سے کیا ہے جس میں یہ اشارہ ہے کہ انسان سے جتنا بھی بڑا گناہ ہو جائے اسے توبہ کرنی چاہیے' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے' اللہ تعالیٰ تو توبہ قبول کرنے والا' رحیم و کریم ہے' گناہ کتنے ہی بڑے اور کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں جب توبہ قبول ہوگئی' تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سب معاف ہو جائیں گے کیونکہ تیرا رب بڑی مغفرت والا ہے۔

٣۔ بَابُ الصَّبْرِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا﴾ [آل عمران:٢٠٠] وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [البقرة: ١٥٥] وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر:١٠] وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ [الشورى:٤٣]، وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [البقرة:١٥٣] وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ﴾ [محمد:٣١]، وَالْآيَاتُ فِي الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ وَ بَيَانِ فَضْلِهِ كَثِيْرَةٌ مَعْرُوْفَةٌ.

(٣) باب: صبر کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے مومنو! صبر کرو اور دشمن کے مقابلے میں ڈٹے رہو۔''

اور فرمایا: ''اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے خوف کے ذریعے' بھوک کے ذریعے' مالوں' جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔''

اور فرمایا: ''صبر کرنے والوں کو ان کا پورا پورا اجر دیا جائے گا بغیر حساب کے۔''

اور فرمایا: ''اور جس شخص نے صبر کیا اور معاف کر دیا بلاشبہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔''

اور فرمایا: ''(اے مومنو!) صبر اور نماز کے ذریعے سے مدد مانگو' بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

اور فرمایا: ''اور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم جان لیں کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے کون ہیں۔''

جن آیات میں صبر کرنے کا حکم اور اس کی فضیلت ہے وہ کئی ایک ہیں اور معروف ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ